# اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں

## (۱۹)

# اذان میں "حی علی خیر العمل" کی شرعی حیثیت

www.ketab.ir

تالیف:

حجۃ الاسلام شیخ عبدالامیر شریفی

ترجمہ:

حجۃ الاسلام شیخ محمد علی توحیدی

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

| | |
|---|---|
| سرشناسه | : سلطانی، عبدالامیر، ۱۳۳۵ - |
| عنوان قراردادی | : جزئیه حی علی خیرالعمل فی‌الاذان .اردو |
| عنوان و نام پدیدآور | : اذان مین " حی علی خیر العمل " کی شرعی حیثیت/تالیف عبدالامیر شریفی[صحیح : سلطانی] ؛ ترجمه محمدعلی توحیدی. |
| مشخصات نشر | : قم: مجمع جهانی اهل بیت(علیهم السلام)، ۱۴۰۳. |
| مشخصات ظاهری | : ۴۴ص. |
| فروست | : اهل‌بیت علیهم‌السلام کی تعلیمات مین؛ ۱۹. |
| شابک | : 978-964-7756-23-5 |
| وضعیت فهرست نویسی | : فیپا |
| یادداشت | : زبان: اردو. |
| موضوع | : اذان و اقامه -- احادیث Adhan -- Hadiths |
| | اذان و اقامه -- احادیث اهل سنت Adhan -- Hadiths (Sunnite) |
| شناسه افزوده | : توحیدی، محمدعلی، ۱۹۵۵- م.، مترجم |
| شناسه افزوده | : مجمع جهانی اهل بیت (علیهم السلام) |
| شناسه افزوده | : Ahl al-Bayt World Assembly |
| رده بندی کنگره | : ۳/BP۱۸۶ |
| رده بندی دیویی | : ۳۰۳/۲۹ |
| شماره کتابشناسی ملی | : ۹۸۸۷ |
| اطلاعات رکورد کتابشناسی | : فیپا |


**اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں (۱۹)**

**اذان میں "حی علی خیر العمل" کی شرعی حیثیت**

**تالیف:** حجۃ الاسلام شیخ عبد الامیر سلطانی/ تحقیقی کمیٹی

**ترجمہ:** حجۃ الاسلام شیخ محمد علی توحیدی

**تصحیح:** حجۃ الاسلام شیخ سجاد حسین

**نظر ثانی:** محمد عباس ہاشمی

**کمپوزنگ:** حجۃ الاسلام شیخ غلام حسن جعفری

**ناشر:** مجمع جہانی اہل بیتؑ

**طبع اول:** ۱۴۴۶ھ، ۲۰۲۵

**مطبع:** چاپ دیجیتال

**تعداد:** ۵۰

ISBN: 978-964-7756-23-5

www.ahl-ul-bayt.org--info@ahl-ul-bayt.org

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

پتہ: تردگلی نمبر ۶، جمہوری اسلامی بولیورڈ، قم، ایران۔ ٹیلی فون: ۰۰۹۸۲۵۳۲۱۳۱۲۲۱

بلڈنگ نمبر ۲۲۸، مد مقابل پارک لالہ، کشاورز بولیورڈ، تہران، ایران۔ ٹیلی فون: ۰۰۹۸۲۱۸۸۹۷۰۱۷۱

www.ketab.ir

# فہرست


پیش لفظ .................................................. ۹


## اذان میں «حی علی خیر العمل» کی شرعی حیثیت


تمہید .................................................. ۱۳

اذان کی تشریع: اہل سنت کے نقطہ نظر سے .................................................. ۱۵

اذان کی تشریع اہل بیت کی نظر میں .................................................. ۴۰

«حی علی خیر العمل» کی جزئیت کا اثبات .................................................. ۴۳

«حی علی خیر العمل» کی جزئیت کے بارے میں علماء کے اقوال .................................................. ۵۲

اذان اور اقامت سے حی علی خیر العمل کو حذف کرنے کی وجہ .................................................. ۵۵

خلاصہ بحث .................................................. ۶۴


www.ketab.ir

# پیش لفظ

عصر حاضر تہذیبوں کی جنگ کا زمانہ ہے۔ تبلیغ کے مؤثر اسالیب سے استفادہ کر کے اپنے افکار کی نشر و اشاعت کرنے والا ہر مکتب اس میدان میں گوئے سبقت لے جائے گا اور اہل جہان کی فکر پر اثر انداز ہوگا۔

ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد پوری دنیا کی نگاہیں ایک مرتبہ پھر اسلام اور شیعہ تہذیب کی طرف مرکوز ہو گئی ہیں۔ دشمنوں نے اس فکری و روحانی طاقت کو توڑنے کی غرض سے اور دوستوں نے انقلابی و تہذیبی تحریک کے نمونوں کی پیروی اور اس سے الہام گیری کی خاطر اس ناب اور تاریخ ساز تہذیب کے امّ القریٰ کی طرف آنکھیں باندھ رکھی ہے۔

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام نے خاندانِ عصمت کے پیروکاروں میں یکجہتی، ہمفکری اور باہمی تعاون کی ضرورت کو درک کرتے ہوئے دنیا بھر کے شیعوں کیساتھ ایک منظم رابطہ برقرار کرنے اور فقہ جعفریہ کے مفکرین اور خلاق شیعوں کی عظیم و کارآمد قوت سے استفادہ کرنے کی غرض سے اس میدان میں قدم رکھا ہے تاکہ سیمیناروں کے انعقاد، کتابوں اور تراجم کی نشر و اشاعت اور شیعہ افکار سے متعلق علمی مواد کا تبادلہ کر کے اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات اور اسلام ناب محمدی کو فروغ دے سکے۔

www.ketab.ir

خدا کا شکر ہے کہ رہبر معظم حضرت آیت اللہ خامنہ ای مدظلہ کی اس حساس اور مکتب ساز میدان میں خصوصی ہدایات کی روشنی میں اہم اقدامات کیے گئے ہیں اور امید ہے کہ مستقبل میں یہ نورانی اور بنیادی نوعیت کی تحریک زیادہ سے زیادہ پھولے پھلے نیز آج کی دنیا اور قرآن و عترت کے درخشاں معارف کی تشنہ انسانیت زیادہ سے زیادہ اس مکتب کی روحانیت، عرفان اور ولایت کے حامل اسلام کے چشمہ رواں سے بہرہ مند اور سیراب ہو۔

ہمارا یہ یقین ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کو صائب، ماہرانہ، منطقی اور استوار انداز سے پیش کر کے خاندانِ رسالت اور بیداری و حرکت و روحانیت کے پرچم داروں کی میراث کے مانند گار جلووں کو دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے اور اس کی بدولت ظہور سے پہلے ماڈرن جہالت، دنیا کو ہڑپ کرنے والوں کی امریت وہٹ دھرمی اور انسانیت و اخلاق سوز اقدار سے اکتائی ہوئی بشریت کو امام عصر علیہ السلام کی عالمی حکومت کا تشنہ و گرویدہ بنایا جا سکتا ہے۔

اس اعتبار سے ہم محققین اور مصنفین کی علمی کاوشوں اور تحقیقات کا استقبال کرتے ہیں اور خود کو ان مؤلفین اور مترجمین کا خادم سمجھتے ہیں جو اس بلند پایہ تہذیب کی نشر و اشاعت کی سعی کر رہے ہیں۔

ہمیں خوشی ہے کہ اس مرتبہ مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام کی ایک تحقیقی کتاب "اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں" کے عنوان سے آپ عزیزوں کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ یہ کتاب اس مقدس ادارے کے مایہ ناز محققین کی زحمتوں کا نتیجہ ہے کہ جسے لائق اور گرامی قدر مترجمین کی خامہ فرسائی نے اردو زبان کے قالب میں ڈھالا ہے اور ہم ان عالی قدر مؤلفین اور مترجمین کی توفیقات خیر کیلئے دعا گو ہیں۔

www.ketab.ir

یہاں ہم اس کتاب کی تخلیق کیلئے سعی و کوشش کرنے والے ادارہ ترجمہ کے تمام عزیز دوستوں اور مخلص ساتھیوں کی بھی صدق دل سے قدردانی کرتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ تہذیبی جنگ کے میدان میں اٹھایا جانے والا یہ چھوٹا سا قدم، صاحبِ ولایت کی خوشنودی و رضامندی کا مشمول قرار پائے!

**شعبہ تہذیب و ثقافت**

**مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام**

www.ketab.ir

# اذان میں "حی علی خیر العمل" کی شرعی حیثیت

## تمہید

مسلمانوں کے درمیان اس بارے میں اختلاف واقع ہوا ہے کہ کیا اذان میں ''حی علی الفلاح'' کے بعد ''حی علی خیر العمل'' کہنا اذان کا حصہ ہے یا نہیں؟

ایک طبقہ فکر کا نظریہ ہے کہ اذان میں ''حی علی خیر العمل'' کہنا درست نہیں ہے۔ برادران اہل سنت کا عام نظریہ یہی ہے۔ ان میں سے بعض نے اس عمل کو لفظ ''مکروہ'' سے یاد کیا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ چونکہ نبی کریم ﷺ کی سنت سے یہ عمل ثابت نہیں ہے اس لئے اذان میں اس کا اضافہ مکروہ ہے۔[1]

اس کے بر خلاف مکتب اہل بیت اور اس کے پیروکاروں کا نظریہ ہے کہ یہ جملہ اذان اور اقامت دونوں کا حصہ ہے جس کے بغیر نہ اذان درست ہے نہ اقامت۔ ان کے ہاں اس حکم پر اجماع قائم ہے[2] جس کا بطور مطلق کوئی مخالف نہیں۔ وہ اس پر اجماع کے علاوہ اہل بیت

---

۱۔ دیکھئے سنن بیہقی، ج ۱، ص ۴۲۵ نیز البحر الرائق، ج ۱، ص ۲۷۵، از شرح المھذب۔

۲۔ دیکھئے سید مرتضیٰ کی الانتصار، ص ۱۳۷۔

www.ketab.ir

علیہم السلام سے مروی بہت ساری روایات سے بھی استدلال کرتے ہیں۔ ان روایات میں علی اور محمد بن حنفیہ سے مروی حدیث نبوی نیز ابو ربیع، زرارہ، فضیل بن یسار اور محمد بن مہران سے مروی امام ابو جعفر الباقر علیہا السلام کی روایت شامل ہیں۔

ان کے علاوہ وہ ابن سنان، معلی بن خنیس، ابو بکر حضرمی اور کلیب اسدی کی امام ابو عبداللہ صادق علیہ السلام سے مروی روایات نیز ابو بصیر کی امام باقر یا امام صادق علیہما السلام سے مروی روایات اور عکرمہ سے مروی ابن عباس کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں۔[1]

ان اختلافات کے معاملے میں ہمارے سامنے مکتب اہل بیت اور ان کے پیروکاروں کے موقف کو اپنانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ اس سلسلے میں ہم صرف مذکورہ اجماع پر اکتفا نہیں کریں گے بلکہ اہل بیت علیہم السلام سے مروی احادیث سے بھی استدلال کریں گے کیونکہ اہل بیت ثقلین میں سے ایک ہیں جن سے اللہ نے ہر قسم کی پلیدی کو دور کیا ہے۔

اجماع اور احادیث ائمہ کے علاوہ ہم اہل سنت کے ہاں مذکور متعدد دلائل و شواہد سے بھی استدلال کریں گے۔

اس موضوع بحث کی تفصیلات میں جانے اور اس بارے میں دلائل و شواہد کا ذکر کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم فریقین کے ہاں اذان کی تشریع (قانون سازی) کے بارے میں تحقیق

۱۔ دیکھئے شیخ حر عاملی کی وسائل الشیعہ اور آغا بروجردی کی جامع احادیث الشیعہ نیز مجلسی کی بحار الانوار اور حاج میرزا محدث نوری کی مستدرک الوسائل، ابواب الاذان۔

www.ketab.ir

گفتگو کریں کیونکہ اس بحث کا ''حی علی خیر العمل'' کی جزئیت سے گہرا تعلق ہے۔اس بحث کے دوران اس موضوع سے مربوط بہت سے حقائق سے بھی پردہ ہٹ جائے گا۔

## اذان کی تشریع: اہل سنت کے نقطہ نظر سے

ا۔ابوداؤد نے عباد بن موسیٰ ختلی اور زیاد بن ایوب سے نقل کیا ہے (عباد کی روایت کامل تر ہے) کہ انہوں نے ہشیم سے اور اس نے ابوبشر سے نیز زیاد نے ابوبشر سے، اس نے ابوعمیر بن انس سے اور اس نے اپنے انصاری چچاؤں سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کی طرف لوگوں کو بلانے کے لیے کوئی طریقہ سوچ رہے تھے۔ پس آپ سے کہا گیا: نماز کے وقت کوئی جھنڈا نصب کیجئے۔ جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو اطلاع دیں گے۔آنحضرت ﷺ کو یہ تجویز پسند نہیں آئی۔ تب کسی نے آپ کو بگل (کے استعمال) کی تجویز دی۔ (زیاد کہتا ہے: اس سے مراد یہودیوں کی بگل ہے۔)

آپ نے یہ تجویز بھی پسند نہیں کی اور فرمایا: اس کا تعلق یہودیوں سے ہے۔

پھر آپ کو ''ناقوس'' کے بارے میں کہا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ نصاریٰ کی علامت ہے۔

عبداللہ بن زید کو رسول اللہ ﷺ کے منصوبے کی فکر تھی۔ اس نے خواب میں اذان کا مشاہدہ کیا۔ صبح اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر آپ کو اس کی خبر دی اور کہا: یارسول اللہ! میں نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا کہ کسی نے آکر مجھے اذان سکھائی۔

www.ketab.ir